مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
اربعین مصطفیٰ ﷺ
(1)
مصنف
شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ
ناشر
مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ بہاولپور

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ابوینِ مصطفےٰ

مصنّف

شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی

ناشر

مکتبۂ اویسیہ۔ سیرانی روڈ۔ بہاولپور

نام کتاب	ابوینِ مصطفیٰ
مصنف	شیخ القرآن علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی
اصلاحِ کتابت	حافظ محمود احمد
زیرِ اہتمام	صاحبزادہ عطاءُ الرسول اویسی
سنِ اشاعت بار دوم	فروری سنہ ۱۹۹۹ء
ناشر	مکتبہ اویسیہ رضویہ۔ بہاولپور پاکستان
منیجر	صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی

تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! ہم اہلسنّت حضور سرور کونین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے نہ صرف والدین ماجدین طیبین طاہرین کے ایمان کے قائل ہیں بلکہ آپ کے جملہ آباؤ امہات کے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ وہابی (غیر مقلدین) انہیں کھلم کھلا کافر کہتے ہیں اور دیوبندی کبھی ادھر اور کبھی ادھر۔ شیعہ حضرات وہابیوں اور دیوبندیوں کی عبارات عوام کو دکھا کر دھوکہ دیتے ہیں کہ سنی حضور امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو کافر کہتے ہیں "معاذ اللہ" یہ ان کا فریب ہے ورنہ ہم اہلسنّت اور ہمارے اکابر ان کے اسلام و ایمان پر ضخیم تصانیف لکھ چکے ہیں۔ چند ایک کے اسماء آخر میں عرض کردوں گا۔ فقیر ان کے فیض سے چند کتابیں لکھ چکا ہے ان میں سے ایک حاضر ہے۔

امت مصطفےٰ کے نزدیک ایمان ابوین مصطفےٰ کے اثبات میں ضخیم تصانیف لکھ ڈالیں تاکہ مخالفین کو کسی طرح دھوکہ دینے کا موقف نہ ملے چند تصانیف مع اسماء مصنفین ملاحظہ ہیں۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔ بہاول پور پاکستان۔
۸۔ ج ۲ ۱۴۰۶ھ نظر ثانی ۱۶ ذلقعد ۱۴۱۳ھ۔

جن سے تمام آباد امہات اقدس کا ناجی ہونا کالشمس والامس روشن و ثابت ہے بلکہ بالاجماع تمام ائمہ اشاعرہ اور ائمہ ماتریدیہ سے شارح تک سب کا یہی مقتضائے مذہب ہے۔

مخالفین مخالفین کی تائید کسی نے نہیں کی سوائے ابن اتیمیہ و ابن کثیر جیسوں کے۔ یاد رہے کہ جس نے اس مسئلہ میں مخالفت کی اُس کے اپنے دور میں اتنا زبردست تردید میں لکھی گئیں کہ پھر اُسے سر اٹھانے کی سکت نہ رہی۔ جیسے ابن وحیہ کی امام قرطبی نے اور ملّا علی قاری کی اُن کے اپنے استاد ابن حجر وغیرہ نے۔

تکفیر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے والدین کریمین پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں نے بلا سوچے یا مذہبی تعصب سے غلطی کی ہے۔ ورنہ کسی کو کافر کہنا آسان نہیں علماءِ کرام فرماتے ہیں۔

ادخال کافر فی الملت الاسلامیۃ او اخراج مسلم عنہا عظیم فی الدین۔ کسی کافر کو اسلام میں داخل سمجھنا یا مسلمان کو اسلام سے خارج سمجھنا (دونوں چیزیں)

۱۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

مَن قذف مُؤمناً بکفرٍ فَھُوَ لِقَاتِلِہ (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ جس نے مومن کی طرف کفر کی نسبت کی وہ گناہ میں اس کے قاتل کی طرح ہے۔

۲۔ عن ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجلٍ قَالَ لِاَخِیہِ کَافِرٌ فَقَد بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا۔

ترجمہ:۔ ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس کو کافر کہا ہے وہ واقع میں کافر ہو گا۔

۳۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِکَ (رواہ البخاری)

ترجمہ :۔ ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کوئی شخص کسی پر فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر وہ لوٹ کر اسی کے اوپر آ پڑتی ہے اگر وہ شخص جس کے سر پر تہمت رکھی گئی ہے اس کا اہل نہیں ہوتا۔

۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا (رواہ البخاری وغیرہ) ترجمہ :۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو او کافر کہتا ہے تو دونوں میں سے ایک نہ ایک پر یہ کلمہ چسپاں ہو کر رہتا ہے (بخاری)

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کلمہ منہ سے نکلتا ہے وہ کبھی فنا نہیں ہوتا ظاہر بین سمجھتا ہے کہ وہ صرف ایک ہوا یا صورت تھی جو منہ سے نکلی اور فضائے عالم میں معدوم ہو گئی۔ لیکن حدیث یہ کہتی ہے کہ ایک ایک کلمہ جو کسی کے منہ سے نکلتا ہے وہ سب بدستور محفوظ رہتا ہے کراماً کاتبین کے رجسٹروں میں درج ہو رہا ہے جس کی سزا و جزا کا پتہ مرنے کے بعد چلیگا۔

فقہاء کرام کی احتیاط

اسی لیے فقہاء کرام نے تکفیر کے متعلق ایک قاعدہ مرتب فرمایا وہ یہ کہ جب تک کسی

الباقية بالمدة الفاضلة بينهما - لا ستدراك الايمان من جملته ما اكرم الله تعالیٰ به نبيه صلی اللہ علیہ وسلم -

یہ کچھ تعجب وحیرانگی کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین گرامی کے لیے اُن کی عمر کی کچھ میعاد مقرر کی ہو پھر ان کی تکمیل حیات سے کچھ عرصے پہلے وفات دے دی ہو پھر ان کو بقایا عمر کی تکمیل کے لیے زندہ کر دیا ہو اور وہ بقایا میعاد عمر ان کے قبول ایمان کے لیے کافی ہو یہ وہ کرامت اور خصوصیّت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو مخصوص کیا ہو -

سوال: احیاء ابوین کی روایت ضعیف ہے اور ضعاف سے استدلال کیا!

جواب: - احیاء الموتیٰ از قبیل معجزات ہے اور معجزات فضائل کا باب ہے اور فضائل بالاتفاق ضعاف سے ثابت ہو سکتے ہیں - جیسا کہ مخالفین کو بھی اس قاعدہ حدیث سے انکار نہیں -

دور فترت اہل فترت وہ لوگ جنہیں کسی نبی علیہ السلام کی دعوت و تبلیغ نہیں پہونچی اور نہ ہی کوئی دیگر ذرائع واسباب میسر آئے - یہ تین قسم ہیں تفصیل آتی ہے -

ابوین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہما حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوین کریمین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا ایمان احادیث احیاء الابوین سے اگر منکر کو انکار ہے تو ہم دور فترت کی تحقیق پیش کرتے ہیں ممکن ہے کسی کی قسمت بیدار ہو جائے -

جملہ اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین آپ کی بعثت نبوت سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے یہی دورِ فترت ہے اور اسلام کا مُسلّم قانون ہے کہ جو لوگ بعثت سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے وہ لائق عذاب نہیں بلکہ اُن کے لیے بہشت اور نجات ہے بشرطیکہ اُن سے صریح کفر و شرک صادر نہ ہوا ہو۔ قرآن و حدیث کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔

قرآنی آیات

۱۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

اور ہم عذاب کرنے والے نہیں حتیٰ کہ ہم اُن میں رسول بھیجیں۔

فائدہ

یہی وہ آیت کریمہ ہے جس سے آئمہ اہل سُنت نے استدلال کیا ہے کہ بعثت سے پہلے کے لوگوں پر عذاب نہ ہوگا اور انہوں نے اس استدلال کے ذریعہ معتزلہ اور عقل کے پیروکاروں کا رد کیا۔

حوالہ جات

۱۔ حضرت ابن جریر اور حضرت ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی کو اُس وقت تک عذاب نہیں دیتا جب تک اُس کے پاس پہلے اللہ تعالےٰ کی طرف سے خبر یا اُس کی جانب سے کوئی یقینی دلیل نہ آجائے (مسالک الحنفاء ص۱۳) مزید تفاسیر وغیرہ کے حوالہ جات فقیر کی تصنیف "اصل الاصول" میں دیکھیے۔

تبصرہ اُویسی

اس سے واضح ہوا کہ منکرین ایمان ابوین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کر کے خود کو معتزلہ میں داخل

کر رہے ہیں۔

نکتہ فقہاء نے اس کی یہ علت بتائی ہے کہ جب ایسا شخص یعنی فترت مرجائے تو اسے عذاب نہ ہوگا کیونکہ نہ اس کی جانب سے دشمنی کا اظہار ہوا اور نہ اس کے ہاں کوئی رسول آیا کہ جس کی اس نے تکذیب کی ہو۔ یہ جملہ امور بلکہ ان سے بڑھ کر ابوین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بطریق اتم موجود ہیں فلہٰذا آیت ہٰذا کے اولین مصداق وہی ہو سکتے ہیں۔

۲۔ شیخ الاسلام شرف الدین المناوی رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا کہ اُن سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کے بارے میں کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا وہ جہنم میں ہیں؟ اس پر انہوں نے سائل کو خوب جھڑکا اور فرمایا کیا اُن کا اسلام ثابت ہے؟ پھر فرمایا بلا شبہ ان کا فترت پر انتقال ہوا اور بعثت سے پہلے مستحق عذاب نہیں بنتا۔

۳۔ سبط ابن جوزی نے اپنی کتاب "مرآۃ الزمان" میں ایک جماعت سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے زندہ کرنے کی حدیث پر اپنے دادا کی بحث بیان کرتے ہوئے کہا۔ "ما نصہ" یعنی اس کی کوئی تصریح نہیں حالانکہ ایک جماعت کہتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک کہ ہم اُن میں رسول کو نہ بھیجیں۔ اور جب کہ حضورؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اسلام آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پہونچی تو ان دونوں کا کیا گناہ ہے؟ اور اس روایت پر میرے والد نے "شرح مسلم" میں یقین کا اظہار کیا۔

آیت نمبر ۲:۔ ذَٰلِكَ أَن لَّمْ يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ